سورة آل عمران

آيات ١٨ - ١٣

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ
يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ
الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ
الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ
اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِالْعِبَادِ ۚ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۚ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ
بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا
بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ﴿۱۸﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد اور تنظیمی ہدایات
❶ آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب کی تمہید اور اسلام کی دعوت
❷ آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست خطاب - (۹ ہجری میں) قصۂ مریمؑ اور زکریاؑ عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸ آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے شر سے آگاہ اور خبردار کیا گیا ہے
❹ آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب عمومی، اصولی اور تنظیمی ہدایات
❺ آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد کی سنگین صورتحال پر تبصرہ اور ہدایات
❻ آیت 190-200
اختتامیہ سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ

قَدْ كَانَ - یقیناً ہے

لَكُمْ اٰيَةٌ - تمہارے لیے ایک نشانی

فِىْ فِئَتَيْنِ - دو جماعتوں میں جو

الْتَقَتَا - آمنے سامنے ہوئے (لڑے)

فِئَةٌ تُقَاتِلُ - ایک جماعت لڑتی ہے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ - اور دوسری کافر ہے

يَّرَوْنَهُمْ - وہ دیکھتے ہیں ان کو

فِئَتَيْنِ - فِئَةٌ کی جمع

فِئَةٌ - وہ جماعت جو باہم تعاون کے لیے رابطہ رکھتے ہیں

(ل ق ي)

اِلتَقَى يَلْتَقِي ، اِلْتِقَاءً (VIII)

رُو در رُو / بالمشافہ ملنا

يَرَوْنَ کی ضمیر فاعل کافروں کی طرف، هُمْ کی مسلمانوں کی طرف

مِّثْلَيۡهِمۡ رَاۡیَ الۡعَیۡنِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾

مِّثْلَيۡهِمۡ -ان کے دوچند (اپنے کی دومثالیں)

مِثل - کا تثنیہ مِثْلَان - مضاف ہونے کی وجہ سے ن گر گیا تو مِثْلَيْهِمْ آیا

رَاۡیَ الۡعَیۡنِ - دیکھنا آنکھوں کا

یہاں بھی هُمۡ کی ضمیر مسلمانوں کی طرف

وَ اللّٰهُ یُؤَیِّدُ - اور اللہ تائید کرتا ہے

أيَّدَ يُؤيِّدُ ، تأييدًا مدد کرنا،تائید کرنا (II)

بِنَصۡرِهٖ -اپنی مدد سے

مَنۡ یَّشَآءُ -اس کی جسے وہ چاہتا ہے

اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ - بیشک اس میں

لَعِبۡرَةً - ایک عبرت ہے

عبرت نصیحت،تنبیہہ ، سبق

لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ - بصیرت والوں کے لیے

أُولِي - والے ، ابۡصَار- آنکھیں / نگاہیں

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ
مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝١٣

تمہارے لیے اُن دو گروہوں میں ایک نشان عبرت تھا، جو (بدر میں) ایک
دوسرے سے نبرد آزما ہوئے ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ
کافر تھا دیکھنے والے بچشم سر دیکھ رہے تھے کہ کافر گروہ مومن گروہ سے دو چند
ہے مگر (نتیجے نے ثابت کر دیا کہ) اللہ اپنی فتح و نصرت سے جس کو چاہتا ہے،
مدد دیتا ہے دیدۂ بینا رکھنے والوں کے لیے اس میں بڑا سبق پوشیدہ ہے

"There has already been for you a Sign in the two armies that met (in combat): One was fighting in the cause of Allah, the other resisting Allah; these saw with their own eyes Twice their number. But Allah doth support with His aid whom He pleases. In this is a warning for such as have eyes to see."

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ

غزوہ بدر سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت

- سابقہ آیت کریمہ میں مخالفین کو اسلام کے غلبے اور ان کے مغلوب ہونے کی دھمکی دی گئی یہاں اس آیت کے مضمون پر دلیل پیش کی گئی ہے (بدر کے واقعے سے جو کچھ عرصہ قبل پیش آیا تھا)
- اس معرکے میں ایک گروہ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے اور دوسرا شیطان کا کلمہ بلند کرنے لیے نکلا
- اس جنگ کی تین اہم باتیں جن کے مشاہدات و نتائج کی طرف اشارہ کرکے لوگوں کو عبرت دلائی گئی :

1. دونوں گروہوں کا اخلاق فرق- کفار کے لشکر میں مے نوشی کے جام، ناچنے اور گانے والی لونڈیاں اور ان کا داد عیش- جبکہ مسلمانوں کے لشکر میں پرہیزگاری، خداترسی، انتہا درجہ کا اخلاقی انضباط، نمازیں اور روزے، اللہ کی طرف رجوع اور اسی کے آگے دعائیں اور التجائیں کی جارہی تھیں
2. مسلمان اپنی قلّت تعداد اور بے سروسامانی کے باوجود کفار کی کثیر التعداد اور بہتر اسلحہ رکھنے والی فوج کے مقابلے میں جس طرح کامیاب ہوئے یہ اس بات کا مظہر کہ انہیں اللہ کی تائید حاصل تھی
3. اللہ کی غالب طاقت سے غافل ہو کر اپنے محض سروسامان اور اپنے حامیوں کی کثرت پر بھروسہ کامیابی کی ضمانت نہیں بلکہ اکثر اوقات تاریخ میں یہی چیز ہزیمت کا باعث بنی ہے

قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ

- تائیدِ الٰہی کے ظاہری اسباب میں سے ایک کا ذکر: اللہ نے کفار کو مسلمانوں کا لشکر دوگنا دکھایا
- مفسرین کی اس بارے میں ایک سے زیادہ رائے۔ کہ کس نے کس کو دوگنا دیکھا (یَرَوۡنَ کا فاعل کون؟)
- اکثر مفسرین کا خیال کہ۔ حریف کو اپنے سے دگنا دیکھنے کا معاملہ مسلمانوں کو نہیں بلکہ کفار کو پیش آیا
- صورتحال۔ دشمن کی تعداد (۹۵۰) مسلمانوں کی تعداد (۳۱۳) سے تین گنا۔ لیکن وہ مسلمانوں کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے
- جنگ میں فوجوں کی تعداد۔ کا جان لینا جنگ کے انجام اور سپاہیوں کا حوصلہ بڑھانے میں انتہائی موثر کردار ادا کرتا ہے (Demoralization or moral boosting)
- قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ ۔ یہ نشانی یہود کے لیے بہت ہی واضح نشانی۔ کہ اس جنگ (بدر) اور طالوت و جالوت کی جنگ (جس کا ذکر سورۃ البقرہ میں) بہت مشابہت ۔ مقصد میں، فوجوں کی تعداد کے لحاظ سے، جنگ کے نقشے کے لحاظ سے، ایمان والوں کے عزم و نظم کی جانچ کے حوالے سے اور پھر تائیدِ الٰہی
- موجودہ اور تاریخی حوادث و واقعات سے نصیحت و عبرت حاصل کرنے کی شرط سمجھداری اور بصیرت

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ

زُيِّنَ لِلنَّاسِ - خوشنما کردی گئی لوگوں کے لیے

حُبُّ الشَّهَوٰتِ - محبت خواہشوں کی

مِنَ النِّسَآءِ - (مثلًا) عورتوں کی

وَ الْبَنِيْنَ - اور بیٹوں کی

وَ الْقَنَاطِيْرِ - اور ڈھیروں (کی)

الْمُقَنْطَرَةِ - جمع کیے ہوئے

مِنَ الذَّهَبِ - (مثلًا) سونے کے

وَ الْفِضَّةِ - اور چاندی کے

زَيَّنَ يُزَيِّنُ ، تَزْيِيْنًا خوبصورت بنانا (II)

شهوت - نفس کا اس چیز کی طرف کھینچ جانا جسے وہ چاہتا ہے (آرزوئیں)

شَهَا يَشْهُو ، شَهْوَةً خواہش یا آرزو کرنا، چاہنا

قَنَاطِيْر - قِنْطار کی جمع (ڈھیر، ابنار، کثیر مال)

مُقَنْطَرَة - جمع یا ڈھیر کیا ہوا

قَنْطَرَ يُقَنْطِرُ، قَنْطَرَةً زیادہ مقدار میں جمع کرنا

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ - اور نشان زدہ گھوڑوں کی (س و م)

سَوَّمَ يُسَوِّمُ ، تَسْوِيمًا - کسی چیز کو نشان زدہ کرنا (ممتاز اور نمایاں کرنے کے لیے (II)

مُسَوَّمَة - نشان زدہ

یہ اصالت اور عمدگی کی تعبیر ہے

وَالْاَنْعَامِ - اور مویشیوں کی

اَنْعَام - مویشی

وَالْحَرْثِ - اور کھیتی کی

ذٰلِكَ مَتَاعُ - یہ سامان ہے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی کا

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ - اور اللہ کے پاس ہے

حُسْنُ الْمَاٰبِ - اچھا ٹھکانا

آبَ يَئُوبُ ، أَوْبًا و مآباً - لوٹنا

مآب - لوٹنے کی جگہ

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

لوگوں کے لیے مرغوبات نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں، مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے

ALLURING unto man is the enjoyment of worldly desires through women, and children, and heaped-up treasures of gold and silver, and horses of high mark, and cattle, and lands, That is comfort of the life of the world. Allah! With Him is a more excellent abode.

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

انسانی طبائع کے مرغوبات

(عورتیں، بیٹے، سونا، چاندی، نسل دار گھوڑے، مویشی، زرعی زمینیں)

- زیّن - تزئین: مرغوبات کے معنی میں، کہ کوئی چیز اس طرح آنکھوں میں کھب جائے کہ آدمی اس کے اثر سے ہر چیز اسی کے رنگ میں دیکھنے لگ جائے۔ یہاں تک کہ اس سے الگ ہو کر اس کے لیے کسی چیز کو دیکھنا ممکن ہی نہ رہا جائے۔ وہ ہر چیز کو تولنے اور پرکھنے کے لیے اسی کو پیمانہ اور کسوٹی بنا لے
- کسی چیز کی اس درجے کو پہنچی ہوئی رغبت ایک شدید بے اعتدالی اور اللہ کی منشا کے خلاف ہے
- مادیات کی اتنی بڑھی ہوئی محبت اور نفس کے تقاضوں پہ لبیک، انسان کے لیے وعظ و نصیحت حاصل کرنے میں مانع اور اس کو فطرت اور شریعت کی سیدھی شاہراہ سے ہٹانے والی ہیں
- اللہ نے اپنی حکمت سے انسان کے دل میں ان چیزوں کے طبعی لگاؤ پیدا فرمایا ہے (اگر یہ طبعی لگاؤ نہ ہوتا تو..... دنیا کی ساری رونقیں ختم ہو کر رہ جاتیں)
- دنیا کی امتحان گاہ میں یہ انسان کا امتحان بھی۔ کہ کون ان مرغوبات میں کھو کر اپنی منزل کھوٹی کرتا ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

- دنیا کی ان مرغوبات کے مقابلے میں ـــ اخروی زندگی کی اس متاع کا ذکر ہے جو اللہ کے پاس ہے
- جس شخص کی توجہات کا مرکز اور ترجیحات اِس زندگی کے پار ہمیشگی کے تصرفات ہوں گے وہ آفاق کی ان مرغوبات میں گم نہ ہوگا، زیادہ سے زیادہ وہ ان سے حسبِ ضرورت کچھ مستفید ہوگا لیکن اس کی نظر سے وہ ہدف کبھی اوجھل نہ ہوگا کہ وہ کون ہے؟ اس کو کِس نے خلق کیا ہے؟ اس کا اپنے خالق سے کیا تعلق ہے؟ اس کو یہاں کس نے بھیجا ہے؟ اور کیوں بھیجا گے؟ اس دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اِس کے کون سے مرغوبات (Temptations) ہیں جن میں پڑ کر وہ اپنا راستہ کھوٹا کر دے گا؟
- ان مرغوبات دنیا کے ساتھ یہ دنیا ایک خارزار ہے کہ یہاں مومن کو آبلہ پائی کی مصیبتوں کو برداشت کرکے اپنے دامنِ ایمان کو بچانا ہے، دنیا کی ہر لذت سے استفادے کی اجازت تو ہے مگر جائز حد تک
- اگر زندگی عیش و عشرت کا رنگ اختیار کرلے، جب بیوی بچے تمام توجہات کو اپنی طرف جذب کرلیں، جب سونے چاندی کے ڈھیر اور روپے پیسے کا حساب کتاب زندگی کا مقصد ٹھہرے، سواری کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع باعث تفاخر ہوں، کھیت، باغات اور فارمز منتہائے نظر ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کہ متاع غرور نے اس کے پاؤں پکڑ لیے ہیں اور وہ اس حسنِ مآب سے بیگانہ ہوگیا جو اللہ کے پاس ہے

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

قُلْ - آپ کہ دیں

(ن ب أ)

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيْئًا - خبر دینا (II)

أَؤُنَبِّئُكُمْ - کیا میں خبر دوں تم کو

بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ - اس سے زیادہ بہتر (چیز) کی

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا - ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تقوی کیا

عِنْدَ رَبِّهِمْ - ان کے رب کے پاس

جَنّٰتٌ تَجْرِىْ - ایسے باغات ہیں بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا - جن کے نیچے (دامن میں)

الْاَنْهٰرُ - نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۵﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - ہمیشہ رہیں گے ان میں

وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ - پاک جوڑے

ازواج - زوج کی جمع

زوج: کا لفظ وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) بیوی یا مادہ ،
(۲) شوہر یا نر، (۳) میاں بیوی یا نر اور مادہ دونوں ملکر ایک زوج

وَّ رِضْوَانٌ - اور خوشنودی ہے

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ (کی طرف) سے

وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌ - اور اللہ دیکھنے والا ہے

بِالْعِبَادِ - بندوں کو

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۵﴾

کہو: میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں، اُن کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے

Say: "Shall I tell you of better things than those [earthly joys]? For the righteous are Gardens in nearness to their Lord, with rivers flowing beneath; therein is their eternal home; with companions pure (and holy); and the good pleasure of Allah. For in Allah's sight are (all) His servants,-

محمد اقبال

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا .....

اسلام کا معتدل اور متوسط راستہ

- اسلام نے عیسائیت کی طرح نہ ترک دنیا کی تعلیم دی، نہ بدھ مت کی طرح بھکشو بننے کی اجازت دی اور نہ ہندو مت کی طرح جوگی ازم کو پسندیدہ ٹھہرایا — یہ ایک فطری دین ہے جو دنیا کی آبادی اور انسان کی اصلاح کے لیے آیا ہے۔اور انسان کو افراط کے ساتھ ساتھ تفریط سے بھی بچایا ہے
- قرآن نے انسان کو دو انتہاؤں کے درمیان ایک زاویۂ نگاہ دیا ہے
- دنیا میں رہو، دنیا کو برتو اور دنیا کی ضروریات کے لیے محنت کرو اور ایک اچھی زندگی گزارنے کے لیے جن اشیاء کی ضرورت ہے ان اشیاء کو حاصل کرو
- کسب حلال کے نتیجے میں اگر دولت ضرورت سے زیادہ ہے تو گرد و پیش میں ضرورت مند لوگوں پر خرچ کرو، انسانی ضرورتوں پر کبھی ہوس اور خواہشات کو غالب نہ آنے دو۔ تم دنیا کے لیے محنت کرو لیکن اسے مقصود اور محبوب نہ بناؤ، مقصود آخرت ہو، منتہائے نگاہ - اللہ کی رضا کا حصول ہو
- آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لیے جیسے سیرت و کردار کی ضرورت ہے وہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو —اس دنیا میں اس شعور کے ساتھ زندگی بسر کرو کہ میرے رب کو کیا پسند ہے اور کیا نا پسند، اس یہ عمل کا نام تقویٰ ہے -اور اللہ نے جنت کی ابدی نعمتیں ان متقین کے لیے رکھی ہیں

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ - جو لوگ کہتے ہیں

یَقُوۡلُوۡن - سے استمرار و دوام کی طرف اشارہ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ - اے ہمارے ربّ بے شک ہم

اٰمَنَّا - ایمان لائے

فَاغۡفِرۡ لَنَا -پس تو بخش دے ہمارے لیے

ذُنُوۡبَنَا- ہمارے گناہوں کو

وَ قِنَا - اور تو بچا ہم کو

عَذَابَ النَّارِ - آگ کے عذاب سے

اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

اَلصّٰبِرِيْنَ - (جو لوگ رہے) صبر کرنے والے

وَ الصّٰدِقِيْنَ -اور سچ کرنے والے

صدق میں - قول و عمل (گفتار و کردار) سب میں سچائی

وَ الْقٰنِتِيْنَ - اور فرماں برداری کرنے والے

قَانِت - فرمانبردار

وَ الْمُنْفِقِيْنَ - اور انفاق کرنے والے

مُنْفِق - انفاق کرنیوالا

وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ - اور مغفرت مانگنے والے

مُسْتَغْفِر - استغفار کرنیوالا

صّٰبِرِيْن، صّٰدِقِيْن، قٰنِتِيْن، مُنْفِقِيْن، مُسْتَغْفِرِيْنَ - سب اسم فاعل جمع ہیں

بِالْاَسْحَارِ - سویرے سویرے

اَسحار - سحر کی جمع

اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ‌ۚ ﴿١٦﴾
اَلصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡمُنۡفِقِيۡنَ وَالۡمُسۡتَغۡفِرِيۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ﴿١٧﴾

یہ وہ لوگ ہیں، جو کہتے ہیں کہ "مالک! ہم ایمان لائے، ہماری خطاؤں سے در گزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچا لے
یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں، راستباز ہیں، فرمانبردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں

(Namely), those who say: "Our Lord! we have indeed believed: forgive us, then, our sins, and save us from the agony of the Fire;“
Those who show patience, Firmness and self-control; who are true (in word and deed); who worship devoutly; who spend (in the way of Allah); and who pray for forgiveness in the early hours of the morning.

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِیۡنَ وَ الصّٰدِقِیۡنَ وَ الۡقٰنِتِیۡنَ وَ الۡمُنۡفِقِیۡنَ.....

حاملین قرآن کا کردار

- الذین ۔(وہ لوگ) ، یہ کن لوگوں کی بات ہے ؟ ۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ جو قرآن کی اس دعوت کو قبول کر کے آخرت سے غافل کرنے والی مرغوبات سے دستکش ہو گئے اور اپنی پچھلی زندگی کی خود فراموشیوں سے تائب ہو کر ایمان و عمل صالح کی پاکیزہ زندگی میں آگئے
- آگے ان کی مدح میں الفاظ استعمال ہو رہے ہیں کہ جو یہ دعائیں کرتے ہیں ان کے یہ اوصاف ہیں۔
- دعا سے پہلے ایمان کا اظہار کرنا، مغفرت طلب کرنے اور دعا کے آداب میں سے ہے
- یہ لوگ ۔ راہ حق پر پوری استقامت دکھانے والے ہیں۔ کسی نقصان یا مصیبت سے ہمت نہیں ہارتے، کسی ناکامی سے دل شکستہ نہیں ہوتے، کسی لالچ سے پھسل نہیں جاتے اور ایسی حالت میں بھی حق کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے رہتے ہیں، جبکہ بظاہر اس کی کامیابی کا کوئی امکان نظر نہ آتا ہو۔ سحر کے وقت کی مقبول گھڑیوں میں اللہ کے حضور اس سے استغفار طلب کرتے ہیں
- صبر، سچائی، خضوع، انفاق اور سحر کے وقت استغفار کرنا یہ وہ اخلاقی اور معنوی اقدار ہیں جن پر اسلام نے خاص توجہ دی ہے۔
- تقوی کا لازمہ اچھے معاشرتی مزاج اور اچھے اخلاق کا حامل ہونا ہے۔

شَهِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۙ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ؕ ﴿۱۸﴾

شَهِدَ اللّٰہُ - گواہی دی اللہ نے

اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ - کہ کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا ھُوَ - اس کے

وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ -اور فرشتوں نے

وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ -اور علم والوں نے

قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ - نگرانی کرنے والا ہوتے ہوئے حق* کی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ- کوئی الٰہ نہیں ہے سوائے اس کے

الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ - جو بالادست ہے حکمت والا ہے

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًا بِالۡقِسۡطِ ؕ

عدل، انصاف، قسط

- **انصاف** - مادہ "ن ص ف" سے باب افعال کا مصدر - اس کا بنیادی مفہوم ہے آدھا کرنا۔ کسی چیز کو برابر یعنی مساوی حصوں میں تقسیم کرنا۔
- **عدل** - کسی چیز کو وزن یا رتبہ کے لحاظ سے کسی دوسری چیز کے برابر کرنا یعنی ہم پلہ کرنا۔ اس میں بدلہ دینے کا مفہوم، یعنی کسی چیز کے عوض اس کے ہم پلہ کوئی دوسری چیز دینا
- **قسط** - کسی چیز کا کسی کے حق کے مطابق ہونا، کسی کو اس کا پورا حق دینا، اس میں برابری کا تصور نہیں (اس کا اطلاق ظاہری امور میں انصاف کرنے پر)
- مثال۔ دو افراد، ایک کے زیر کفالت ۱۰ افراد اور دوسرے کے ۵ افراد، کسی فرد یا ادارے کا انکی مدد کرنا...

قرآن مجید میں عدل اور قسط کے الفاظ تو استعمال ہوئے ہیں لیکن انصاف کا لفظ استعمال نہیں ہوا

اس آیت کریمہ میں - اللہ تعالیٰ قسط کی نگرانی کرنے والا ہے، اس سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ کس کا کس وقت کیا حق ہے ؟

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآٮِٕمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؕ ﴿۱۸﴾

اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، اور (یہی
شہادت) فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے وہ انصاف پر قائم ہے اُس
زبردست حکیم کے سوافی الواقع کوئی خدا نہیں ہے

There is no god but He: That is the witness of Allah, His angels, and those endued with knowledge, standing firm on justice. There is no god but He, the Exalted in Power, the Wise.

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؕ ﴿۱۸﴾

توحید کی شہادت

- خود اللہ کی شہادت۔ اللہ جو کائنات کی تمام حقیقتوں کا براہ راست علم رکھتا ہے، جو تمام موجودات کو بے حجاب دیکھ رہا ہے، جس کی نگاہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں، یہ اس کی شہادت ہے اور اس سے بڑھ کر معتبر کس کی شہادت ہوگی ـ کہ اس کے سوالائقِ پرتش کوئی ہستی نہیں

اللہ جو عدل و قسط کا برپا کرنے والا ہے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

- فرشتوں کی شہادت - اللہ کے بعد سب سے زیادہ معتبر شہادت فرشتوں کی ہے، کیونکہ وہ سلطنت کائنات کے انتظامی اہل کار ہیں اور وہ براہ راست اپنے ذاتی علم کی بناپر شہادت دے رہے ہیں کہ اس سلطنت میں اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا اور اس کے سوا کوئی ہستی ایسی نہیں ہے، جس کی طرف زمین وآسمان کے انتظامی معاملات میں وہ رجوع کرتے ہوں

- مخلوقات میں سے جن لوگوں کو بھی حقائق کا تھوڑا یا بہت علم حاصل ہوا ہے، ان سب کی ابتدائے آفرینش سے آج تک یہ متفقہ شہادت رہی ہے کہ ایک ہی خدا اس پوری کائنات کا مالک و مدبر ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آ ﷺ نے فرمایا ، جنت کو مصائب ومکروہات سے اور جہنم کو خواہشات سے گھیر دیا گیا ہے (صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفه نعیما واهلها)

- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ما تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ على الرِّجالِ مِنَ النِّساءِ

حضرت اسامہ ابن زید کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مردوں کے حق میں عورتوں کے فتنہ سے زیادہ ضرر رساں ہو۔ (بخاری و مسلم)

- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ ۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

- إنَّ إبليسَ لَهُ خُرطُومٌ كخُرطُومِ الكَلبِ واضِعُهُ على قَلبِ ابنِ آدمَ يُذَكِّرُهُ الشَّهَواتِ واللَّذّاتِ، ويأتيهِ بِالأمانيّ، ويَأتيهِ بِالوَسوَسَةِ على قَلبِهِ لِيُشَكِّكَهُ في ربِّهِ، فإذا قالَ العَبدُ: «أعوذُ باللّهِ السَّميعِ العَليمِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ وأعوذُ باللّهِ أن يَحضُرونِ إنّ اللّهَ هُوَ السَّميعُ العَليمُ» خَنَسَ الخُرطُومُ عَنِ القَلبِ (حديث معاذ بن جبل ، المحدث : الشوكاني)
- ابلیس کی کتے کی طرح ایک سونڈ ہوتی ہے جس کو وہ ابن آدم کے قلب پر ڈالے رکھتا ہے اس کے ذریعہ سے وہ اس قلب میں شہوات اور لذات کی رغبت ڈالتا رہتا ہے اور طرح طرح کی تمنائیں دلاتا ہے اور اس کے قلب پر وسوسہ انگیزی کرتا ہے۔۔ حتی کہ اس کو اپنے رب کی ذات کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار بنالیتا ہے۔ پھر اگر بندہ یہ دعا پڑھ لے۔ اعوذ باالله السميع العليم من الشيطان الرجيم، واعوذ باالله ان يحضرون ان الله هوالسميع العليم۔ کہہ لے تو شیطان ہڑبڑا کر اپنی سونڈ فورا کھینچ لیتا ہے

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

○ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا , حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ : مِنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ , وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ – (رواه البخاري ومسلم)

○ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا : " اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اس وقت نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے، کون دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں ؟ کون مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں ؟ ہے کوئی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے والا کہ میں اسے معاف کردوں ؟ "

○ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ – (رواه البخاري ومسلم)

○ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے پہلے، درمیانی اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں اور آخر (عمر) میں آپ نے وتروں کو سحری تک ادا فرمایا ہے۔